

نہیں تو یہ امر مجھ پر آسان ہے دیکھا اسد کو خلوت و خلوت میں بار بار
خیر تیرا ملنا آسان نہیں، نہ دیوانہ گر نہیں ہے تو ہیشیار بھی نہیں
سہی۔ نہ ہم مل سکیں گے، نہ

کوئی اور مل سکے گا۔ مشکل یہ ہے کہ وہی تیرا ملنا دشوار بھی
نہیں۔ جس سے تو چاہتا ہے، مل بھی سکتا ہے۔ ہجر کو تو ہم نے
سہل کر لیا تھا، رشک کو اپنے اوپر سہل نہیں کر سکتے۔
خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”ایک فیکٹ کے بیان میں ایسے متناسب محاورات کا دستیاب
ہو جانا ایک عجیب اتفاق ہے۔ اس مضمون کو چاہو حقیقت کی
طرف لے جاؤ۔ چاہو مجاز پر محمول کرو۔ دونوں صورتوں میں مطلب
یہ ہے کہ اگر تیرا ملنا آسان نہ ہوتا یعنی دشوار ہوتا تو کچھ دقت
نہ تھی، کیونکہ ہم مایوس ہو کر بیٹھ رہتے اور شوق و آرزو کی خلش
سے چھوٹ جاتے، مگر مشکل یہ ہے کہ وہ جس طرح آسان نہیں،
اسی طرح دشوار بھی نہیں۔ اس لیے شوق و آرزو کی خلش سے
کسی طرح نجات نہیں ہوتی۔“

خواجہ حالی مرحوم نے شوق و آرزو کی خلش سے چھوٹنے کا جو ذکر کیا، وہ
میرے نزدیک مرزا غالب کے مضمون میں ایسا اصناف ہے، جس کے لیے بظاہر کوئی
گنجائش نہیں۔ مرزا کا مضمون صرف یہ ہے کہ ہجر کو برداشت کر لیا، رشک برداشت
نہیں ہو سکتا۔ شوق و آرزو کی خلش قائم ہے، لیکن مفارقت پر ہم صبر کر سکتے ہیں
غیر کا تجھ سے ملنا گوارا نہیں ہو سکتا۔

۴۔ تشریح : زندگی عشق کے بغیر بسر نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس کے
لیے کوئی نہ کوئی لگن چاہیے، خواہ اس کی نوعیت کچھ ہو۔ لیکن ہر عشق اور ہر لگن
میں انسان کو دکھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ مصیبتیں جھیلنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ ہماری